

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

سلسلہ خطبات جمعہ

ضبط و ترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

حج:

دین اسلام کا پانچواں اور اہم رکن

نحمده ونصلی علی رسولہ الکریم! اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم فِیْهِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهیمَ وَ مَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰهِ عَلٰی النَّاسِ حِجَّةُ الْبَیِّنٰتِ مَنْ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ (ال عمران: ۹۷)

”اس میں روشن نشانیاں ہیں مقام ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہوتا ہے امن پا جاتا ہے، اور لوگوں میں سے جو لوگ اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں ان پر اللہ تعالیٰ کیلئے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے اور اگر کوئی انکار کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا جہان کے تمام لوگوں سے بے نیاز ہے۔“

عن ابی ہریرۃؓ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا یہا الناس قد فرض علیکم الحج فحجو فقال رجل اکل عام یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسکت حتی قالها ثلثا فقال لوقلت نعم لوجبت ولما استطعتم ثم قال ذرونی ما ترککم فانما هلك من كان قبلکم بکثرة سوالهم واختلافهم علی انبیاءهم فاذا امرتکم بشئ فانؤمنه ما استطعتم واذا نهیتکم عن شیئ فذعوه (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے، لہذا حج کرو، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال حج کرنا فرض کیا گیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ اس شخص نے تین دفعہ اپنا سوال دہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ناگواری کیساتھ) فرمایا کہ اگر میں تمہارے سوال کے جواب میں کہہ دیتا کہ ”ہاں“ ہر سال حج کرنا فرض کیا گیا تو اسی طرح فرض ہو جاتا اور تم ادا نہ کر سکتے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ کسی معاملہ میں بھی جب میں خود تم کو حکم نہ دوں تو تم مجھ سے حکم لینے (اور سوال کر کے اپنی

پابندیاں میں اضافہ کرنے) کی کوشش نہ کرو تم سے پہلی امتوں کے لوگ اسلئے تباہ ہوئے کہ وہ اپنے نبیوں سے سوال بہت کرتے تھے اور پھر ان کے احکام کی خلاف ورزی کرتے تھے، لہذا (میری ہدایت تم کو یہ ہے کہ) جب میں تم کو کسی چیز کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اس کی تعمیل کرو اور جب تم کو کسی چیز سے منع کروں تو اسکو چھوڑ دو۔

اقسام عبادات

محترم سامعین! اللہ تعالیٰ نے مومنین پر جو عبادات فرض کی ہیں ان میں بعض عبادات کا تعلق صرف انسانی جان کے ساتھ ہے یعنی ان عبادات میں جان کا استعمال ہوتا ہے، اور وہ عبادت بدن ادا کرتا ہے، جیسا کہ ”نماز“ کہ اس عبادت میں انسانی بدن استعمال ہوتا ہے، اسی طرح بعض عبادات کا تعلق مال سے ہے کہ ان عبادات کی ادائیگی مال سے ممکن ہوتی ہے اور اس عبادت میں مال خرچ ہوتا ہے، جیسا کہ ”زکوٰۃ“ اس عبادت کو مالی عبادت بھی کہا جاتا ہے اب ایک تیسری قسم کی عبادت بھی ہے، جو کہ بدن اور مال دونوں سے مرکب ہے، جس میں مال بھی خرچ کرنا پڑتا ہے اور بدنی شفقت بھی کرنا پڑتی ہے اور اس کا نام ہے ”حج“۔

دین اسلام کا پانچواں رکن حج

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے، دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکمیل کا اعلان بھی رب العالمین نے حج کے موقع پر فرمایا جس کو حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات مبارکہ نازل فرمائی کہ

اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام ديناً

”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے

اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لئے) پسند کر لیا“

تو گویا حج کے موقع پر اس دین اسلام پر مہر لگائی کہ اب یہ دین مکمل ہو گیا۔
حقیقی لذت و سکون

میرے معزز ساتھیو! حج اللہ تعالیٰ کے ساتھ عشق و محبت کے اظہار کا بہترین ذریعہ ہے اور حقیقتاً مومن کو حج کے دوران اس کا مشاہدہ ہوتا ہے اور عبادت کا صحیح مزہ اور لذت محسوس کرتا ہے، ہم آج یہاں پاکستان میں نماز ادا کرتے ہیں تو نیت میں صرف زبانی طور پر یہ الفاظ کہتے ہیں کہ ”منہ

خانہ کعبہ کی جانب، لیکن جب یہی الفاظ ہم بیت اللہ شریف کے احاطہ مطاف میں ادا کرتے ہیں، تو حقیقی لذت اور سکون حاصل ہوتا ہے اسی طرح ہم یہاں بھی دعائیں مانگتے ہیں، لیکن یہی دعا جب خانہ خدا کے سامنے مانگی جاتی ہے تو اس کا مانگنا بڑی عاجزی واکساری اور آہ و بکا کیساتھ ہوتا ہے۔
باطن کی صفائی

بہر حال جب بھی مومن حج کی تکمیل کر لیتا ہے تو وہ گناہوں سے مکمل صاف ہو جاتا ہے۔ بزرگان دین اس کی بڑی دلچسپ مثال پیش کرتے ہیں، کہ جس طرح واشنگ مشین میں کپڑے گھوم جائیں تو ان کپڑوں سے تمام میل پچھل ختم ہو جاتی ہے اور کپڑا مکمل پاک ہو جاتا ہے، اسی طرح یہ بیت اللہ بھی مومنین کیلئے واشنگ مشین ہے، جب اس کے گرد طواف کیا جاتا ہے تو اس طواف کے ساتھ اس کے تمام گناہوں کی میل پچھل واش ہو جاتی ہے، اور یہ مکمل پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ارشاد نبوی ہے کہ

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ (متفق علیہ)

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے حج کیا اور اس میں نہ تو کسی شہوانی اور فحش بات کا ارتکاب کیا اور نہ اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو کر واپس ہوگا جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جتنا تھا۔“

حج کے لئے مخصوص ایام

میرے محترم سامعین! حج کی عظیم عبادت کے لئے چند ایام مخصوص کئے گئے ہیں جو کہ صرف ان ایام میں ادا ہو سکتی ہے، اگر یہ مخصوص دن گزر جائیں تو پھر یہ عبادت ادا نہیں ہوتی، حج کے علاوہ دوسری عبادتیں مقررہ اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات میں قضاء کے طور پر ادا کی جاسکتی ہیں مگر حج صرف مقررہ ایام و اوقات میں ہی ادا ہو سکتا ہے، اسی لئے اس عظیم الشان عبادت کی ادائیگی بڑے احسن طریقے سے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ چونکہ حج ایک مبارک عبادت ہے، جس پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بڑے بڑے وعدے بیان ہوئے ہیں اس لئے اس کی ادائیگی سے پہلے چند امور کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

آداب حج

اپنے تمام رشتہ داروں سے جن سے بات چیت بند ہو یا آپس میں رنجش وغیرہ ہو ان سے مل کر معافی مانگ لینا اور دلوں کا صاف کرنا بہت اہم ترین کام ہے۔ اسی طرح اگر آپ کے ذمہ کسی کا کوئی حق باقی ہو، قرض وغیرہ ہو یا آپ نے کسی پر ظلم کیا ہو تو اس مبارک سفر سے پہلے پہلے اس کی عطا کر لیں تاکہ اس عظیم الشان عمارت کی پوری پوری برکتیں حاصل ہو سکیں۔

فضائل حج میں مذکور ہے کہ سفر حج شروع کرنے سے پہلے اپنا تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کرے اگر کسی کا مال ظلم سے لے رکھا ہے اس کو واپس کرے اور کسی قسم کا کسی پر ظلم کیا ہو تو اس سے معاف کرائے اور جن لوگوں کیساتھ بے تکلف تعلق ہو تو ان سے کہا سنا معاف کرائے، اگر کچھ قرض کسی کا ہو تو اس کو ادا کرے، یا اسکی ادائیگی کا متبادل انتظام کرے، کیونکہ یہ شخص رب کائنات کے دربار میں مطہج و فرمان بردار بندہ بن کر حاضر ہو مجرم بن کر حاضر نہ ہو، دوسری اہم چیز نیت ہے کہ سفر حج سے پہلے اپنی نیت خالص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کا ثواب ہو، ایسا نہ ہو کہ دل میں ارادہ ہو کہ حج کرنے کے بعد اپنے نام کے ساتھ حاجی صاحب کا لفظ بڑھ جائے گا اور لوگ مجھے حاجی کہیں گے۔

ایک بہت ہی اہم اور ضروری بات جو ہم سے کافی زیادہ لوگ پوچھتے ہیں کہ عورت اپنے محرم کے علاوہ دوسرے شخص کے ساتھ حج کے لئے جاسکتی ہے یا نہیں؟ تو یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ عورت پر حج فرض ہونے کے لئے محرم یا شوہر کی معیت ضروری ہے، اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کے، عورت کے ساتھ حج پر جانے کے اسباب نہ ہوں تو عورت پر حج فرض نہیں ہوتا، اگرچہ عورت کے پاس اپنے حج کے لئے اخراجات کا انتظام ہو۔ (بدائع: ۱۲۳/۲)

اس لئے عورت محرم یا شوہر کی معیت کے بغیر ہرگز ہرگز سفر حج نہ کرے، ورنہ گنہگار ہوگی، تاہم اس کا حج ہو جائیگا، جب شریعت نے حج فرض نہیں کیا تو خواہ مخواہ گنہگار ہونے کی کیا ضرورت ہے۔

غیر عورت کا محرم بننا

بعض عورتیں محرم کے بغیر حج یا عمرے کا سفر کرتی ہیں اور قانونی تقاضے پورے کرنے کے لئے کسی نامحرم کو اپنا محرم ظاہر کرتی ہیں، ایسا کرنا دوہرا گناہ ہے، ایک شوہر یا محرم کے بغیر سفر کرنا، دوسرے نامحرم کو محرم ظاہر کرنا اور جھوٹ بولنا، پھر اس میں کئی ساری قباحتیں ہیں، پورے سفر میں انہیں

محرموں کی طرح رہنا ہوگا، جگہ جگہ جھوٹ بولنا پڑے گا، آپس میں اختلاف اور بے پردگی ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ بعض دیندار لوگ بھی ہمدردی کے جذبے سے نامحرم عورتوں کے محرم بن جاتے ہیں اور حج و عمرہ کے مبارک و مقدس سفر کو خراب کر بیٹھتے ہیں، لہذا کسی مرد کے لئے قطعاً جائز نہیں کہ وہ اپنے آپ کو کسی نامحرم عورت کا محرم ظاہر کرے اور اسکے ساتھ حج و عمرہ کرے۔

عاشقانہ عبادت

محترم حضرات! حج ایک عاشقانہ عبادت اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہے جس کے تقریباً تمام اعمال ظاہراً عقل کے خلاف اور عشق و محبت کے حقیقی مظہر ہیں، بدن پر صرف دو چادریں احرام کی صورت میں جو سلی ہوئی نہ ہوں، پراگندہ بال اور زبان پر رب لایزال کو حاضری کے ترانے

لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك
والملك لا شريك لك

”حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں ساری تعریفیں اور سب نعمتیں آپ ہی کے لئے ہیں اور ساری بادشاہی بھی آپ ہی کی اختیار میں ہے آپ کا کوئی شریک نہیں“

[یہ تلبیہ بلند آواز کے ساتھ پڑھنا چاہیے کیونکہ ترمذی شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

عن خلاد بن السائب عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله على سلم
اتانى جبرئيل فامرني ان امرا صحابي ان يرفعوا اصواتهم بالهلال او
التلبية (رواه الترمذی)

”خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے حکم پہنچایا کہ میں اپنے ساتھیوں کو حکم دوں کہ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں“ [

اور پھر عرفات کے میدان میں آہ وزاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور معافی و بخشش و مغفرت کی صدائیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار یہ مناظر اور مواقع نصیب فرمائے۔

سفر آخرت کا راہی

بہر حال حج کا سفر کوئی عام سفر نہیں ہوتا بلکہ زندگی کا بہترین، مبارک ترین اور اہم ترین سفر ہے، گویا یہ سفر سفر آخرت کی ایک شکل ہے جس طرح سفر آخرت کا راہی بے سرو سامانی اور صرف کفن کے بغیر سسلے ہوئے کپڑے پہن کر اکیلا عازم سفر ہوتا ہے اسی طرح حاجی بھی احرام کی دو چادریں لپیٹ کر سفر کرتا ہے، اسی لئے اس سفر میں وہ ایسے کام سرانجام دے جو ذخیرہ آخرت کا ذریعہ ہوں اور مقصود بھی رضاء خداوندی اور نجات آخرت و حصول جنت ہو، اس لئے حج کے اخراجات کیلئے مال کا حلال و پاک ہونا از حد ضروری ہے، کیونکہ حرام مال کی یہ نحوست اور اثر ہے کہ اسکے استعمال کے بعد کوئی عبادت و دعا قبول نہیں ہوتی، جیسا کہ ارشاد ہے کہ اگر حج کے معارف مال حرام سے ادا کئے تو ثواب کی بجائے الٹا گناہ کا مرتکب ہوگا اور یہ حج واپس اس کو لٹا دیا جائے گا، اور اس حاجی کو کہا جائے گا کہ لا لبیک ولا سعدیک وحجک مردود علیک

”تیرا لبیک لبیک کہنا اور تیرا تکلیف برداشت کرنا قبول نہیں اور تیرا حج ختمی پر لٹا دیا جائیگا“

حج چونکہ اسلام کا انتہائی اہم اور بنیادی رکن ہے اسلئے جہاں اسکی ادائیگی کی اہمیت و فضیلت ثابت ہے تو وہیں اسکے ترک کرنے اور ادا نہ کے پر سخت سے سخت وعیدیں بھی احادیث و روایات میں وارد ہوئی ہیں۔

چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص کے پاس حج کے سفر کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری (یا سواری کا کرایہ) میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے اور پھر (بھی) وہ حج نہ کرے، تو پھر چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے (اس کیلئے برابر ہے) اور یہ اسلئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ”اور لوگوں میں سے جو لوگ اس (بیت اللہ) تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں ان پر اللہ کے لئے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے۔ (جامع ترمذی)

ایک اور حدیث میں آتا ہے حضرت ابو امامہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص کے لئے کوئی ظاہری ضرورت حج سے مانع (رکاوٹ ڈالنے والی) نہ ہو، یا کسی ظالم بادشاہ کی طرف سے اسے کوئی روک ٹوک نہ ہو، یا اسے کوئی ایسا مرض لاحق نہ ہو کہ جو اسے حج سے روک سکے اور وہ حج کیے بغیر (اسی) حال میں (مر جائے) تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔ (سنن داری، سنن بیہقی)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مال حلال کے ذریعے حج کی سعادتیں بار بار نصیب فرمائے۔ امین